کامیاب مناظرہ

(بقلم مولوی مہرالدین صاحب میانونڈ ضلع امرتسر)

ناظرین کرام! خاکسار نے اخبار اہلحدیث ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء میں اپنے گاؤں موضع میاں ونڈ میں مرزائیوں سے مناظرہ کے متعلق عرض کیا تھا کہ اس علاقہ میں یہ مناظرہ مرزائیوں کے خلاف سد سکندری (ماشاءاللہ) بن چکا ہے۔ للہ الحمد۔ خداوند کریم نے میری اس آواز کو شرف قبولیت بخشا۔ ایک وہ دن تھا جس کو آج پندرہ ماہ ہوئے کہ دارالخلافت قادیان سے مبلغین کے نام سپیشل آرڈر نافذ کیا گیا تھا کہ ہر ماہ موضع میاں ونڈ میں ایک مبلغ قادیانی اشاعت کے لئے بالضرور ورود فرما ہونا چاہئے۔ اور اخبار الفضل قادیان میاں ونڈ کی گلیوں میں گشت کیا کرتا تھا۔ اور چند ایک بے سمجھ نفوس بھی قادیانی دجل سے مانوس نظر آنے لگ گئے تھے جس سے عاجز پر اندیشہ گذرا کہ مبادا اس منحوس خاردار درخت کا پودا یہاں بھی لگ جاوے۔ مناظرہ کی ٹھان لی۔ جس کا نتیجہ مبارک یہ ہوا کہ آج بفضل خدا وہ دن ہے کہ مرزائی مبلغین کا ورود تو درکنار وہ میاں ونڈ کی طرف منہ کرتے جھجکتے نظر آتے ہیں۔ افسوس کہ اخبار الفضل سے گاہے ملاقات ہوا کرتی تھی وہ بھی یہاں سے کنارہ کش ہوگیا۔ ہاں قادیانی روحانیت کا سیمپل (Sample) یک کس مسمی فضل دین صاحب جو کسی وقت مسلمان واعظ کہلاتے تھے۔ اور عرصہ دو تین سال سے قادیانی عیسویت کے دلدادہ بن رہے ہیں کس مپرسی کی حالت میں آجکل یہاں قیام گزیں ہیں۔ چشم بددور قادیانی روحانیت کا مجسم نمونہ ہیں۔ روزانہ تین چار دفعہ افیون کا استعمال فرمایا کرتے ہیں۔ فرصت ملے نماز بھی ادا کرلیتے ہیں۔ لا اکراہ فی الدین کے تحت رمضان مبارک کے

بارسے تو قطعاً سبکدوشی حاصل کر چکے ہیں۔ غرضکہ رسول قدنی کی فرمانبرداری میں ہمہ تن منہمک و مستغرق ہوتے ہوئے ؎

چہ غم دیوار امت راکہ دارد چو تو پشتیبان

کے نعرے کسا کرتے ہیں۔ حسب فرمان خلیفہ ثانی تن دہی سے اپنے دوکس افیونی ہم جنسوں کے درمیان خوب پرواز تبلیغ فرمایا کرتے ہیں۔ آپ کا اعلان ہے کہ کوئی نہیں جو شراب کی طرح نام لیکر افیون کے حرام و مسکر ہونے کی واضح دلیل دے سکے۔ لہذا افیون حلال ہے کیونکہ شراب کی طرح اس کی حرمت نامزد نہیں۔ اور یہ مسکر نہیں بلکہ مخذر ہے۔ مخذر کی حرمت ثابت نہیں۔

خلیفہ قادیان کی خدمت میں التماس

کیا آپ کے اس مرید کا طرز عمل درست ہے؟ کیا آپ کے مذہب میں افیون حلال ہے؟ اور کیا تارک صوم ماہ رمضان المبارک مسلمان ہے؟ اگر افیون حلال نہیں تو اسے حلال کہنے والے کے متعلق آپ کا کیا فتوٰے ہے؟ اور مذکورہ بالا افعال کا مرتکب آپ کے سلسلۂ بیعت میں داخل رہ سکتا ہے؟

برادران اہل اسلام کی خدمت میں التماس

بفضل خدا قادیانی فتنہ کا تار و پود بکھر چکا ہے جسم بے روح کی طرح صرف ڈھانچہ ہی باقی رہا ہوا ہے۔ اگر اہل اسلام نظام کی طرف تھوڑی ہی سی توجہ فرما دیں تو مرزائی پروپگنڈا کی کچھ بھی حقیقت باقی نہیں رہتی۔

تجربہ سے سلسلہ مناظرات اس فتنہ کے سد باب میں مفید تر ثابت ہوا ہے غرضکہ جہاں بھی ان کے مبلغ (جو ڈوبتے تنکے کا سہارا لے رہے ہیں) پہنچیں عاشقان اسلام تن دہی سے ان کا تعاقب کریں اور مناظرہ رچادیں۔ انشاء اللہ تعالے

سوائے فرار کے اُن کیلئے کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ ان کی صوفیانہ تقریروں کا ایکدم میں خاتمہ ہو رہیگا۔ ان کی چکنی چپڑی باتیں دین سے ناواقف لوگ نہ سنیں نہ مؤثر ہوں۔ قاعدہ کی بات ہے۔ " اگر تنہا پیش قاضی روی راضی آئی " ۔ اُن بے علم بیچاروں کو اپنے گھر کی تو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ اس میں کیا دھرا ہے۔ جو کسی نے کہا مان لیا۔ مرزائی گھاس تلے سانپ ہیں" ان سے ڈرتے ہی رہنا چاہئیے۔

فاتح قادیان زندہ باد۔ والسلام

کسوفِ مرزا

(۳)

" یہ سلسلہ مرقع ۲ سے شروع ہوا ۳ میں درج ہو کر ۴ میں نہیں ہو سکا۔ قابل نامہ نگار نے اس مضمون میں حدیث کسوف پر مفصل بحث کی ہے۔ پہلے روایت کی تنقید کی پھر اس روایت کا مرزا صاحب کے حق میں نہ ہونے پر آج سے پہلے سات دلیلیں دی ہیں۔ آج آٹھویں دلیل سے شروع ہے" (مدیر)

آٹھویں وجہ مرزا صاحب کے اس روایت کا مصداق نہ ہونے کی یہ ہے کہ ان کے وقت جو گرہن ہوا ہے وہ انہی معمولی تاریخوں میں ہوا جن میں عموماً ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ اس روایت میں مہدی کے وقت واقع ہونے والے گرہن کو بینظیر کہا گیا ہے۔ اس کا جواب مرزا صاحب یہ دیتے ہیں۔

" اس جگہ لم تکونا کا لفظ ایتین سے متعلق ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ دونوں نشان بجز مہدی کے پہلے اس سے اور کسی کو عطا نہیں کئے گئے۔ پس اس جگہ یہ کہاں سے سمجھا گیا کہ یہ کسوف خسوف خارق عادت